1875-امامت کا سب سے زیادہ حقدار شخص

سوال

ہماری مسجد میں کوئی مستقل اور تنخواہ دار امام نہیں، چنانچہ ہم لوگوں میں سے کس شخص کو امامت کے آگے کریں ؟

پسندیدہ جواب

بہت سی صحیح احادیث آئی ہیں جن میں بیان ہوا ہے کہ امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون شخص ہے، اور کون شخص امامت کے لیے افضل ہے ذیل میں ہم چند ایک احادیث درج کرتے ہیں :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تین شخص ہوں تو ان میں سے ایک شخص ان کی امامت کروائے اور ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1077).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے :

"قوم کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو اور قرآت میں قدیم ہو، اور وہ قرآت میں برابر ہوں تو پھر ان کی امامت وہ کرائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے زیادہ عمر والا شخص امامت کروائے..."

صحیح مسلم حدیث نمبر (1079).

خلاصہ یہ ہوا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری ہو اور نماز کے مسائل کو سمجھنے والا ہو.

صحابہ کرام کے دور میں اسے امامت کے لیے آگے کیا جاتا تھا جو زیادہ قاری ہوتا، کیونکہ وہ آیات کی صحیح قرآت سیکھتے، اور ان آیات میں جو علم اور عمل ہوتا اس کی تعلیم حاصل کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے علم اور عمل دونوں کو جمع کیا، صرف قرآن مجید کے حفظ پر ہی اکتفاء نہیں کیا جیسا کہ آج ہمارے دور میں حافظ قرآن کی حالت ہے، یا ان میں سے بعض متقن تلاوت اشخاص کی حالت، آواز تو بہت اچھی نکالتے ہیں لیکن انہیں نماز کے مسائل کا کچھ علم ہی نہیں ہوتا.

اگر وہ سب قرآت میں برابر ہوں تو پھر سنت نبویہ کو سب سے زیادہ جاننے والا امامت کروائے، اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ امامت کروائے جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اور اگر اس میں بھی برابر ہوں، یا پھر ہجرت ہو ہی نہ تو سب سے زیادہ عمر والا شخص امامت کروائے، جیسا کہ مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث میں ہے :

مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب نوجوان تقریبا ایک ہی عمر کے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہاں بیس راتیں بسر کیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم اور رفیق تھے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا کہ ہمیں اپنے بیوی بچوں کا شوق پیدا ہو چکا ہے یا ہم اشتیاق رکھتے ہیں تو ہمیں پوچھنے لگے کہ پیچھے کسے چھوڑ کر آئے ہو، تو ہم نے انہیں بتایا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

" اپنے اہل وعیال میں واپس جاؤاوران میں جاکررہواورانہیں تعلیم دواورانہیں حکم دو، اورکچھ اشیاء کا ذکرکیا جومجھے یادہیں، یامجھے یادنہیں، اورنمازاس طرح اداکروجس طرح تم نے مجھے نماز اداکرتے ہوئے دیکھا ہے، اورجب نماز کا وقت ہوجائے توتم سے ایک شخص اذان کہے اورتم میں سے بڑی عمروالا تمہاری امامت کروائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6705).

چنانچہ جب وہ قرآت اورعلم اورہجرت میں برابرہوں توانہیں حکم دیا کہ ان میں سے بڑی عمر کا شخص امامت کروائے، اوراگراس میں بھی سب برابرہوں توپھر سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار شخص امامت کروائے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا تم میں سے اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ عزیز شخص وہ ہے جوتم میں سب سے زیادہ متقی ہو}۔الحجرات.

اوراگروہ ان سب اشیاء میں برابرہوں اوراتفاق نہ کرسکیں توپھر آپس میں قرعہ اندازی کریں.

کفار کے ممالک میں رہنے والوں میں سے نہ توپی ایچ ڈی کی ڈگری رکھنے والوں کوآگے کیا جائیگا اورنہ ہی وہاں زیادہ دیر سے بسنے والے کوبلکہ قرآن مجید کے زیادہ حافظ اورنماز کے مسائل کو زیادہ سمجھنے والا شخص امامت کے لیے آگے کیا جائیگا، اورنہ ہی مسلمانوں کے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی شخصی خواہشات کی خاطر امامت میں تنازع کرتے پھریں، بلکہ انہیں اس شخص کوامامت کے لیے آگے کرنا چاہیے جسے شریعت نے آگے کیا ہے.

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے.

واللہ اعلم.